نئی کتابوں کا تعارف

Empire of Cotton: A Golbal History

مصنف: سوین بیکرٹ

ناشر: کنوف پبلشرز، امریکہ

صفحات: 640

ہارورڈ یونیورسٹی کے تاریخ دان سوین بیکرٹ کی زیرِنظر کتاب انیسویں صدی میں نوآبادیاتی نظام کے فروغ و استحکام اور اُس کے ساتھ ساتھ جدید سرمایہ داری نظام کے ارتقا کی عالمی داستان ایک نئے زاویے سے سنائی ہے۔ یہ کتاب بنیادی طور پر اہلِ علم کے لیے لکھی گئی ہے، لیکن مصنف کا اندازِ بیان قارئین کو ساتھ لے کر چلتا ہے۔ اُس کے انداز میں سادگی ہے اور وضاحت بھی۔ اس لئے عام قارئین بھی اس کتاب کا آسانی سے مطالعہ کر سکتے ہیں اور یہ مطالعہ اُن کے لیے مفید بھی ثابت ہوسکتا ہے۔

سوین بیکرٹ صاحب کا تھیئس یہ ہے کہ انیسویں صدی میں کپاس کی پیداوار اور اُس کی عالمی تجارت نے سرمایہ داری نظام کے پھلنے پھولنے میں تاریخی اہمیت رکھنے والا کردار ادا کیا ہے۔ یہ ایک ایسا نکتہ ہے جس کی طرف کیپٹلزم کے مورخین اشارے تو کرتے

رہے ہیں، لیکن اس موضوع پر ایک مکمل کتاب پہلی بار منظرِ عام پر آئی ہے۔

تاریخی معاملہ یہ ہے کہ اٹھارویں صدی کے آخری حصے تک دنیا میں کپاس کی پیداوار ہندوستان، چین اور میکسیکو تک محدود تھی۔ ان کے علاوہ ایشیا اور جنوبی امریکہ کے بعض علاقوں میں بھی مقامی ضرورتوں کے مطابق تھوڑی بہت کپاس پیدا ہوتی تھی۔ یورپ کپاس کی مصنوعات کی بڑی منڈی تھا، لیکن وہاں اس کی پیداوار نہ تھی۔ اگلی چار پانچ دہائیوں کے عرصے میں یہ صورت حال تیزی سے تبدیل ہوگئی۔ کپاس کی عالمی تجارت نہ صرف شروع ہوئی بلکہ یورپ کو اس معاملے میں اجارہ داری بھی حاصل ہوگئی۔ نوآبادیاتی نظام یعنی دنیا پر چند یورپی قوتوں خصوصاً برطانیہ کی بالادستی کے ساتھ ساتھ نجی سرمایہ دارانہ مفادات نے اس تبدیلی کو ممکن بنایا تھا۔

خود کپاس کی صورت حال بھی تبدیل ہورہی تھی۔ قبل ازیں کپاس مقامی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے کاشت کی جاتی تھی۔ لیکن اب وہ عالمی تجارت کی جنس بن گئی اور عالمی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے کاشت ہونے لگی۔ اس کی پیداوار اور تجارت میں درجنوں گنا اضافہ ہوگیا۔ کیپٹلزم کے حامی کہا کرتے ہیں کہ اس نظام کی نمو اور پیداواری اہلیت میں اضافہ سرمایہ کاروں کی مسلسل محنت، ذہانت اور مواقع کی تلاش کے باعث ہوتا ہے۔ البتہ زیر نظر کتاب کے مصنف کا کہنا یہ ہے کہ اگرچہ صنعتی سرمایہ داری کی ترقی نئی ٹکنالوجی اور نئی تنظیمی مہارتوں پر موسس ہوتی ہے۔ تاہم انیسویں صدی میں برطانیہ کے کپاس کی مصنوعات کا سب سے بڑا مرکز بننے کا سبب محض سائنس اور ٹیکنالوجی کی برکات نہ تھیں بلکہ امریکہ میں کپاس کی پیداوار کے لیے ہزاروں لاکھوں غلاموں کا استعمال بھی ایک بڑا سبب تھا۔ لیکن امریکی سرزمین پر باہر سے زبردستی پکڑ کر لائے جانے والے سیاہ فام غلام برطانوی فیکٹریوں کے لیے ہمیشہ کپاس مہیا کرنے والے نہ تھے۔ وہاں غلامی کے خاتمے اور خانہ جنگی نے لندن اور مانچسٹر کے داناؤں کو اپنی عظیم الشان سلطنت، جہاں کبھی سورج غروب نہ ہوتا تھا، کے دوسرے حصوں کی تلاش پر مجبور کردیا جہاں کپاس پیدا کی جاسکتی تھی۔ ہندوستان اور مصر میں عالمی تجارتی پیمانے پر